السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں جب اپنی ہونے والی بیوی کی والدہ سے شہوت کے ساتھ مصافحہ کرلوں (یعنی میرے ہاتھ نے اس کے ہاتھوں کو چھوایا اس کے برعکس اور اس سے شہوت پیدا ہوگئی) تو کیا اس وجہ سے اس کی بیٹی سے میرا نکاح تو حرام نہیں ہوگا؟

میں اس مسئلے کے بارے میں بہت جلد نصیحت کا محتاج ہوں میں نوجوان ہوں اور اخلاقیات کا محتاج ہوں کیونکہ مجھے ہر وقت فاسد قسم کی سوچیں گھیرے رکھتی ہیں اور شہوت زیادہ ہے۔ میں اگر صرف کسی عورت کو دیکھ ہی لوں یا پھر اگر غلطی سے کوئی عورت مجھے چھولے تو میرے اندر شہوت پیدا ہوجاتی ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ کا اپنی ہونے والی ساس کی طرف شہوت سے دیکھنا اس کی بیٹی سے نکاح میں مانع نہیں ہوگا اس لیے کہ بیٹی سے شادی کرنا اس وقت ممنوع ہوگا جب آپ اس کی ماں سے شادی کرکے اس سے دخول وہم بستری کرلیں۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل فرمان ہے۔

"اور (حرام ہیں) تمہاری وہ پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم دخول کرچکے ہو ہاں اگر تم نے ان سے ہم بستری نہیں کی تو پھر (ان لڑکیوں سے نکاح کرنے میں) تم پر کوئی گناہ نہیں۔[1]

میرے بھائی! لیکن میں آپ کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے اندر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور خوف پیدا کریں اور نظر میں تساہل سے کام نہ لیں اس لیے کہ نظر کا معاملہ بہت ہی خطرناک ہے یہ ایسے شر کا دروازہ ہے جس کی انتہاء نہیں ملتی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"نظر کے پیچھے دوسری نظر نہ دوڑا پہلی نظر تو تیرے لیے ہے لیکن دوسری نظر تیرے خلاف ہے۔"[2] آپ نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ جب بھی آپ کسی عورت کو دیکھیں شہوت آجاتی ہے اس کا سبب ہر وقت جنسی معاملات کے متعلق سوچتے رہنا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ گندے اور فاسد وسائل اعلام اور ذرائع ابلاغ کا اس میں بہت بڑا دخل اور اثر ہے جو کہ آج کل گندی اور فحش فلموں تصاویر اور عشق و محبت کا ملغوبہ بن چکے ہیں اور لوگوں کی شہوت کو انگیخت میں لانے کی کوشش کرتے ہیں اس لیے ایک مسلمان کو چاہیئے کہ وہ ایسی چیزوں سے بچے اور پرہیز کرے۔ اگرچہ اس کے لیے اپنی شہوت کو حلال طریقے سے پورا کرنے میں کوئی مانع نہیں لیکن انسان اپنی زندگی میں شہوت کو اوڑھنا بچھونا بنالے اور ہر وقت اسی کے بارے میں سوچتا رہے یہ کسی بھی عقل مند کو زیب نہیں دیتا لہذا اس سے دور رہنا چاہیے۔

آپ کے لیے ضروری ہے کہ یہ اپنے علم میں رکھیں کہ اس دنیا کسی کا مستقل ٹھکانہ نہیں بلکہ تو دار العمل ہے اور انسان کی حیثیت اس میں ایک اجنبی جیسی ہے۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل فرمان میں غور تو کریں جو کہ آپ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا جبکہ وہ ایک نوخیز جوان تھے۔

"تم دنیا میں ایسے رہو جیسے کوئی اجنبی ہو یا پھر کوئی مسافر۔"[3]

آپ اپنی ہمت کو بلند کریں جب آپ اپنی ہمت کو بلند رکھیں گے تو آپ کی یہ مشکل زائل ہوجائے گی جس سے آپ دوچار ہیں۔ میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل فرمان پر عمل کریں

"اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو بھی شادی کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرے اور جس میں اس کی طاقت نہیں وہ روزے رکھے کیونکہ وہ اس کے لیے ڈھال ہیں"[4] (شیخ عبدالکریم)

---

[1]۔ النساء: 23۔

[2]۔ حسن: صحیح ترمذی، ترمذی 2777 کتاب الادب: باب ماجاء فی نظرۃ الفجاۃ ابوداود 2149، کتاب النکاح: باب مایؤمر بہمن غض البصر صحیح الجامع الصغیر 7953۔

[3]۔ صحیح: صحیح ابن ماجہ ابن ماجہ 4114 کتاب الزھد: باب مثل الدنیا ترمذی 2333 کتاب الذھد: باب ماجاء فی قصر الامل صحیح الجامع الصغیر 4579 صحیح الترغیب 3341۔

[4]۔ بخاری 5065، کتاب النکاح: باب قول النبی: من استطاع الباءۃ فلیتزوج مسلم 1400 کتاب النکاح: باب استحباب النکاح لمن تاقت نفسہ الیہ ابوداؤد 3046۔ ابن ماجہ 1845۔ کتاب النکاح: باب ماجاء فی فضل النکاح۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 138

محدث فتویٰ